مرتبہ: محمد اجمل شاہد ایم اے

خود یہ تسلیم کرتے ہیں کہ وہ محمدؐ کو خاتم النبیین سمجھتے تھے اور دوسری طرف اس کی تردید بھی کرتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو یقیناً ظلِ نبوی یا مہدیٔ موعود سمجھتے تھے۔ لیکن ان کا یہ کہنا عقیدۂ "خاتم النبیین" کے منافی نہیں کیونکہ جس نبوت کو وہ آخری نبوت سمجھتے تھے اس کا انہوں نے کبھی دعویٰ نہیں کیا۔ اور جس ظلی ملکۂ نبوت کا حامل وہ اپنے آپ کو کہتے تھے وہ کوئی نئی چیز نہیں۔ رسول اللہ نے خود اپنی امت کے علماء کو انبیاء بنی اسرائیل ظاہر کیا ہے اور مرزا صاحب یقیناً اُمتِ محمدی ہی سے تعلق رکھتے تھے۔

مرزا صاحب کے دعاوی میں اہم ترین دعویٰ یہی ہے کہ وہ مجدّد تھے۔ سایۂ نبوی تھے۔ مہدیٔ موعود تھے۔ لیکن ان سب کا مفہوم ایک ہی تھا یعنی یہ کہ وہ احیائے دین کے لئے مامور ہوئے تھے اور اس میں کلام نہیں کہ انہوں نے یقیناً اخلاقِ اسلامی کو دوبارہ زندہ کیا اور ایک ایسی جماعت پیدا کر کے دکھادی جس کی زندگی کو ہم یقیناً "اسوۂ نبی" کا پرتو کہہ سکتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو مہبط وحی و الہام بھی کہتے تھے۔ بظاہر یہ الفاظ بہت خطرناک نظر آتے ہیں۔ لیکن اس مسئلہ پر نگار میں ہم بحوالۂ آیاتِ قرآنی کافی تفصیل کے ساتھ ظاہر کر چکے ہیں کہ وحی و الہام انبیاء کے لئے مخصوص نہیں، اس میں حیوانات بھی شامل ہیں۔ یہانتک کہ نہ صرف تقویٰ بلکہ فسق و فجور کے میلان کو بھی الہام ہی سے تعبیر کیا گیا ہے (فالھمھا فجورھا و تقوٰھا)

اب رہا یہ امر کہ مرزا صاحب واقعی مہبطِ الہام تھے یا نہیں اور ان کے الہامات کیا اور کیسے ہوتے تھے، یہ ایک مستقل موضوع ہے جس پر ہم آئندہ کسی وقت تفصیلی گفتگو کرینگے

ناسخ و منسوخ اور وفاتِ عیسیٰ کے متعلق انہوں نے جو کچھ لکھا ہے اس سے ہمارے بعض علماء متقدمین کو بھی اتفاق ہے لیکن فرق یہ ہے کہ مرزا صاحب نے حالاتِ حاضرہ کے پیش نظر اُسے زیادہ زور و قوت کے ساتھ پیش کیا ہے۔

رہا معاملہ مہدیٔ موعود ہونے کا، سو اس پر ہمیں آپ کو غور کرنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ یہ دراصل چیلنج ہے غیر احمدی علماء کے لئے، جو خود بھی احادیث و روایات سے ظہورِ

مہدی کا استدلال کرتے ہیں۔ اور مرزا صاحب انہیں احادیث و روایات سے اپنے آپ کو مہدیٔ موعود و مثیلِ مسیح ثابت کرتے ہیں۔ اس مسئلہ پر بھی مجھے بسیط بحث کرنا ہے۔

یہاں تک تو آپ کے اعتراضات کا جواب تھا۔ لیکن اب مجھے اس سے ہٹ کر بھی کچھ عرض کرنا ہے۔ وہ یہ کہ آپ اس باب میں خود تحقیق و جستجو سے کام لیجئے، دوسروں کے کہنے پر اعتماد نہ کیجئے۔ اور اگر آپ نے ایسا کیا تو مجھے امید ہے کہ آپ کو بھی اس امر کا اعتراف کرنا پڑے گا کہ بانیٔ احمدیت واقعی غیر معمولی فکر و نظر رکھنے والا انسان تھا اور قدرت کی طرف سے ایک خاص ذہنی قوت لے کر آیا تھا جس نے ہر ہر قدم پر اس کی رہبری کی، اور تعمیر اخلاق و کردار کی ایک بڑی یادگار اپنے بعد چھوڑ گیا۔

می گویم و بعد از من گویند بدستانہا

(منقول از "نگار" بابت ماہ نومبر ۱۹۵۹ء صفحہ ۳۵ تا ۴۱)